اُس واشنا کے پریوگ سے سوکھم مادہ (پرمانو یا پرمانوؤں کے سکندھ، کھیچ کر آتما کے ساتھ) کرن میں جمع ہوتے ہیں۔ جن کو سنچت کرم کہتے ہیں۔ وہ مادہ آٹھ پرکار سے آتم پردیسوں پر بٹ کر جدا جدا قسم کے ثمر (پھل) دینے کے یوگ ہو جاتا ہے۔ جس کو جین مت میں آٹھ کرم بولتے ہیں جنکے نام یہ ہیں۔

(۱) گیاناورنی کرم (۲) درشناورنی کرم (۳) بیدنی کرم (۴) موہنی کرم (۵) آیو کرم (۶) نام کرم (۷) گوتر کرم (۸) انترائے کرم۔

پہلے کرم کا کیفیت (تھوڑا سا) سروپ آپنے فرمایا کہ یہ کرم جیو آتما کے گیان گن کو اچھادن کرتا ہے۔ یعنی ڈھکتا (چھپاتا ہے) اس کا نام گیاناورنی کرم ہے۔ اسکو اگیان اور اودیا بھی بولتے ہیں۔

یتھا واک گیتا جی

۵ (اگیانین آورتنگ گیانم، تین موہیتی جنتوا۔ یعنی کرشن جی نے ارجن کو کہا ہے۔ کہ اگیان سے جیو آتما کا گیان آورت ہو گیا ہے۔ یعنی ڈھکا گیا ہو۔ تس کر کے سنساری جیو مورچھت یعنی پربس ہو رہے ہیں۔

دوسرا کرم درشناورنی
چیتن کی نشچہ یعنی پتھاوت

پدارتھ کا روپ چیتن کی یوتر تا میں پرکاش ہوتا جس کو اچھادن

کرتا ہے - یعنی ڈھکتا ہے - جس سے یتھارتھ پدارتھ پر سروپ (نشچے) ہونے نہیں پاتی -

پوہ بدی ۹

وکھیان امرت

تیسرا - چوتھا کرم

تیسرا کرم - آپنے تیسرے کرم کا نام بیدنی کرم بتلایا اور فرمایا کہ اس سنسار میں پرانی ماتر کو شبھ آشبھ کرموں کے پھل کڑوے اور میٹھے یہ کرم چکھاتا ہے - یعنی سو کرت کے پھل میٹھے یعنی سکھ اور دوکرت کے پھل کڑوے یعنی موکھ دکھلاتا ہے -

چوتھا کرم

آپنے چوتھے کرم کا نام موہنی کرم بتلایا - جو چیتن کے آنند میں اور سمدرشٹ میں گہن پونچاتا ہے - یعنی مداخلت کرتا ہے - جیسے تالاب کا پانی ٹکا ہوا ہو - مگر اسمیں وایو کے پرچار ہونے سے طرح طرح کے ترنگ اٹھنے لگتے ہیں - جس سے پانی کا سھتر سبھاؤ ٹھیرنے کا سبھاؤ بگڑ جاتا ہے - اسی طرح چیتن کے آتمک آنند استھتی بھاؤ میں موہ کرم روپ وایو کے پرچار ہونے سے طرح طرح کی پرکرتیاں (خاصیتیں) بدلتی رہتی ہیں - یعنی کبھی کام میں کامی کبھی کرودھ میں کرودھی کبھی لوبھ میں لوبھی کبھی اہنکار میں اہنکاری کبھی خوشی میں کبھی دلگیری میں کبھی بھے میں کبھی شوک میں کبھی ہنسی میں کبھی رونے میں کبھی

کسی پدارتھ سے راگ میں آکر محبّت کا کرنا - کبھی کسی پدارتھ سے دویش میں آکر نفرت کرنا - اتیادی پرکرتیوں کے بدلنے سے چیتن کا آتم آنند سبھاؤ بگڑ جاتا ہے - یعنی اپنی اصلی حالت کو بھول کر جس طرح کی حالت میں ہو اُسی حالت میں ہو جاتا ہے - جیسا کہ کسی پرُش نے مدھ پان کیا ہو - اس مدھ (شراب) کے نشہ میں وہ پرُش اپنی اصلی حالت کو بھول کر کبھی ہنستا ہے کبھی روتا ہے - کبھی سُکھ مانتا ہوا سُکھی ہوتا ہے - کبھی دُکھ مانتا ہوا دُکھی ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ - اِس لیے اِس کرم کا جیتنا سب سے کٹھن ہے -

پوہ بدی ۱۰

پانچواں اور چھٹا کرم

پانچویں کرم کا نام آؤکھا کرم ہے - جو چیتن کو دیہہ کے ساتھ سبندھ رکھنے کے لیے وقت کے (میعاد) کے باندھنے والا ہے - جیسے جبتک قیدی قید کی میعاد نہ بھوگ لے تب تک قید خانہ سے رہائی نہیں پاسکتا اسی طرح اوکھا کرم انوسار جتنی عمر (آیو) جیو باندھ کر لایا ہے اس سے زیادہ اس کو اس دیہہ میں کوئی چھن بھر کے لیے بھی رکھنے کو سامرتھ نہیں ہو سکتا -

چھٹا کرم

اس کرم کا نام - نام کرم ہے - جو چیتن کے طرح طرح کے بھلے اور بُرے نام پیدا کرنے کا ذریعہ ہے - یعنی جیو آتما کو کبھی نرک میں نارکی

کبھی تریَنچ میں اکندریہ یعنی ہری سبزی وغیرہ ۔ بے اندریہ
یعنے کرم وغیرہ ۔ تیندریہ یعنی چیونٹی وغیرہ ۔ چو اندریہ یعنی مکھی مچھر
وغیرہ ۔ پنچ اندریہ یعنی (جلچاری) مچھلی وغیرہ ۔ تھلچاری یعنی گائے
بھینس وغیرہ اور آکاش چاری یعنی طوطا۔ کبوتر وغیرہ۔ کبھی منش
گتی میں استری پرش کلیو (ہجڑہ) سروپ کروپ - اچھی چال -
بُری چال - بہلا تبا راجا ساد ہو چور وغیرہ وغیرہ - کبھی سورگ
میں دیوتا - دیوی - اور اندر - اندرانی وغیرہ - تام یہ سب نام کرم
کے ہی پھل ہیں -

ضروری نوٹ

پوہ بدی دسمی کو ۲۳ میں تیرتھنکر شری مد بھگوان پارس ناتھ جی مہاراج
کا جنم کلیان ہوا ہے -

پوہ بدی ۱۱

ساتوان و آٹھوان کرم

ساتواں گوتر کرم یہ کرم چیتن کو اونچ یا نیچ پد دلواتا ہے - یعنی
اوتم گوتری - کھشتری - اکھشاگ - بنسی - سوریہ بنسی - چند بنسی
کاشپ گوتری وشِشٹ گوتری تیرتھنکر - چکرورت - بلدیو - باسدیو
پنڈت گیانی تپسوی - سورما وغیرہ وغیرہ - اونچ پد حاصل کرواتا ہے
اور کبھی چنڈال - چمار - کھٹیک - چہور - بیچھ - دوت - جلاد وغیرہ
وغیرہ نیچ پد حاصل کرواتا ہے ۔

آٹھواں انترائے کرم

شری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے آٹھویں کرم کا نام انترائے کرم بتلایا۔ جس کا کام چیتن (جیو آتما) کی شکتی یعنے پرشارتھ کو روکنا ہے۔ یعنی یہ کرم چیتن کو اننت ویریہ (طاقت) کے ہوتے ہوئے بھی ایسی کمزور حالت بنا دیتا ہے۔ کہ کئی پرانی کسی پر کار کا پرشارتھ وشیش (زیادہ)، پرگٹ نہیں کر سکتے۔ جیسے انسان چاہتا ہے کہ میں سوپاتر دان دوں مگر دان دینے کی طاقت ہوتے ہوئے بھی بوجہ آریہ دیس کال اور سوپاتر کے نہ ملنے سے دان نہیں دے سکتا۔ اور کئی لوگ چاہتے ہیں کہ ہم اتنا دھن کما لیں کہ لکھ پتی کروڑ پتی وغیرہ ہو جائیں مگر پھر بھی کنگال رہتے ہیں اور دیوالے نکل جاتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم اچھا کھائیں۔ پہنیں اور بھوگ بلاس کریں مگر پدارتھوں کے موجود ہونے پر بھی روگ آدی کارن سے بھوگ نہیں کر سکتے۔ کئی لوگ چاہتے ہیں کہ ہم یدھ کر کے شترؤں کے دل (فوج) کو جیت یعنی فتح کر کے اپنی ویرتا (بہادری) دکھلا کر جس (شہرت) لیں۔ اور کئی اشخاص یہ خواہش کرتے ہیں کہ ہم سنیاسی سادھو ہو کر شاستر ودیا حاصل کریں۔ اور دیس بدیس پھر کر دھرم اوپکار کریں اور تپسیا کر کے کرم کھشہ کریں مگر کئی کمزور ہونے سے یا کسی روگ (بیماری) ہونے سے یا مدد کے نہ ملنے سے یا ماتا پتا۔ استری۔ پتر۔ متر آدی کی روکاوٹ سے

پور یوکت (مذکورہ بالا کاریہ کام) نہیں کر سکتے۔

ضروری نوٹ

پوہ بدی ۱۱ کو ۳۲ ء میں تیرتھنکر شری مہاویر بھگوان پارس ناتھ جی کا دیکشا کلیان ہوا ہے۔

پوہ بدی ۱۲

کرموں سے رہت ہونیکا نتیجہ

پھر شری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے فرمایا کہ اگر گیانا ورنی کرم۔ درشنا ورنی کرم۔ موہنی کرم۔ انترائے کرم یہ چاروں ساوہن ہنا نو سے کھشے کئے جاویں۔ تو اس جیتن کے چار گن پرگٹ ہو جاتے ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔

(۱) اننت گیان (۲) اننت درشن (۳) آتما نند (اننت سکھ) (۴) اننت ویریہ (شکتی) جس سے وہ جیتن سروگیہ۔ سرو درشی ویتراگ (آنند روپ) اننت شکتی مان کہلاتا ہے۔ جس کو جیون مکت بھی کہتے ہیں۔ باقی چار کرم بھی دیہہ کے تیاگ یعنی نروان ہونے کے وقت کھشے ہو جاتے ہیں۔ اس وقت اس شُدھ چیتن کو بدھ مکت کہتے ہیں۔ اور آٹھوں کرموں سے موکش ہو جانے سے چار اور گن پرگٹ ہوتے ہیں۔ یعنی جیتن سچدانند سدھ پرماتم پد حاصل کر لیتا ہے۔ اس لئے

جین شاستروں میں پرم ایشور کے اشٹ (آٹھ) گن (صفات) کہے ہیں۔ جو ذیل میں درج ہیں۔

(۱) سروگیہ (۲) سرو درشی (۳) نرابادھ (۴) سرو آنند روپ (۵) اچل (۶) امورتی (۷) ایوتی (۸) اننت شکتی مان یعنی گیانا ورنی کرم کے نہ ہونے سے سروگیہ درشنا ورنی کرم کے نہ ہونے سے سرو درسی۔

بیدنی کرم کے نہ ہونے سے نرابادھ۔
موہنی کرم کے نہ ہونے سے سرو آنند روپ۔
اوکہا کرم کے نہ ہونے سے اچل۔
نام کرم کے نہ ہونے سے امورتی۔
گوتر کرم کے نہ ہونے سے ایوتی۔

اور انترائے کرم کے نہ ہونے سے اننت شکتی مان ان پر یوکت (مذکورہ بالا) آٹھ کرموں کی ۱۴۸ پرکرتیاں اور ان کی استھتی اور ان کا انوبھاگ یعنی رس اور ان کے بندھن وغیرہ کا جین سوتروں میں بہت وستار سے ورنن ہے میں نے تو یہاں صرف نام ماتر ہی ورنن کیا ہے۔ پس آٹھ کرموں میں سے موہنی کرم کا جیتنا بہت دسکر ہے یعنے مشکل ہے۔

ضروری نوٹ

پوہ بدی ۱۲ کو آٹھویں تیرتھنکر شری چندر پربھو جی کا جنم کلیان ہوا ہے۔

پوہ بدی ۱۳

ودیاگیان امرت نمبر ۲

تین یوگوں میں من کا جیتنا درلبھ ہے

اس اپدیش میں شری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے یہ پرکٹ کر دکھلایا ہے۔ کہ جیتن کے لئے تین یوگوں (من - باق - کرمنا) میں سے من کا یوگ جیتنا درلبھ ہے یعنی (۱) کرمنا یعنی کایہ سے جو جیو گھات چوری آدک برے کرم ہوتے ہیں۔ اُن کی روکاوٹ کے لئے تو راجاؤں وغیرہ کے قانون بنے ہوتے ہیں۔ جنکے رو سے ونڈ یعنے سزائیں مجرموں کے لئے مقرر ہیں۔ اسی کارن انسان کایا (جسم) کے کھوٹے یوگ سے کہیں رک بھی سکتا ہے۔

(۲) باق یعنی بچن سے جو استے (جھوٹ) بچن جھوٹی گواہی۔ بدکلامی۔ گالی گلوچ وغیرہ دینے کے کرم ہیں۔ اُن کی روکاوٹ کے لئے بھی راج ونڈ۔ پنچ ونڈ۔ بزرگان (ماتا پتا وغیرہ) کا ونڈ۔ وغیرہ وغیرہ خوف ہوتا ہے۔ جس سے انسان بچن کے کھوٹے یوگ سے بھی کبھی رک سکتا ہے۔

(۳) مگر جو من کا یوگ ہے۔ یعنی ہر طرح کے بدخیالات کی لہریں جو من (دل) میں پیدا ہوتی رہتی ہیں مثلاً یہ کہ کسی عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے کا دھن لوٹ لوں۔

کسی کو اپنے قابو میں لے آؤں - کسی کو ہلاک کر دوں - کسی کی
لڑکی، ہمشیرہ یا دھرم پتنی کو حرم لاؤں - کسی کا مقدمہ خراب
کرا دوں - کسی کی امانت لیکر منکر ہو جاؤں - اپنے کئے دوشوں
کو اوروں کے ذمہ لگا دوں - مجھے دھن دولت کی پراپتی ہو جائے
مجھے کہیں سے استری مل جائے - فلاں شخص کا پتر مر جائے - میرے
بیری (دشمن) تباہ ہو جائیں - سب لوگ میرے ہی ادھین (تابع)
رہیں - میری سوکن مر جائے - میری سوکن کے فرزند مر جائیں وغیرہ
وغیرہ جو من سے برے کرم (بد اعمال) کئے جاتے ہیں - ان کو کون
روک سکتا ہے -

پس صرف ست گورو کا اپدیش - شاستروں کا سننا یا پڑھنا ہی من
کو روک سکتا ہے - یعنی یہی روحانی تعلیم ہے - کہ جس سے یہ معلوم
ہو سکتا ہے - کہ من کے کرموں کا ڈنڈ یعنی پھل شاید اس لوک
میں کبھی کچھ مل بھی جائے - جیسا کہ مثل مشہور ہے - کہ جیسی نیت تیسی
مراد (جیسی نیت ویسی مراد) مگر اس کا ڈنڈ (پھل) زیادہ تر پرلوک
میں ہی بھوگنا پڑتا ہے - یعنی پنچ گتی - جیسے اندریہ - ورد ریچی
پر یسی - روگ سوگ آدی -

پس من کا کھوٹا یوگ صرف گیان کے بل سے ہی رک سکتا ہے
پھر آپ نے یہ بھی بتلایا - کہ وید داتوں نے تین انکش بھی کہے ہیں

(جو ذیل میں درج ہیں)

(۱) بڑوں (بزرگوں) کا انکس.

(۲) لجّا (حیا و شرم) کا انکس (۳) گیان کا انکس۔
جو کام کایا سے کئے جاتے ہیں۔ چتین کو اُن سے روکنے کے لئے راجا آدک، یا بزرگان کا ہی انکس ہوتا ہے۔ اور جن کے کرموں کے روکنے کو پنچ (برادری) آدک کی لجّا کا انکس ہوتا ہے۔
مگر من کے کرموں کو روکنے کے لئے صرف گیان کا ہی انکس ہے مثلاً کوئی شخص ایسے ایکانت اور پوشیدہ استھان پر کچھ ہنسیا یا استیا یا ببھچار آدی کرم کرتا ہو۔ کہ جہاں پر اس کو کسی راجہ کا یا دیگر بڑوں (بزرگان) کے ونڈ (سزا) کا بھے (خوف) نہ ہو۔ اور نہ ہی پنچوں وغیرہ کے لجّا ہو۔ تو وہاں اسکو کس کا انکس کام آ سکتا ہے۔ یعنی اسکے دل میں کس انکس کا بھے ہو۔ جو وہ ایسے استھان پر بد افعال سے بچ سکتا ہے۔ ظاہر ہے ان ایسے استھانوں پر صرف گیان ہی کا انکس کام دے سکتا ہے۔ یعنی کسی نے روحانی تعلیم (گیان ویراگ کی تعلیم) حاصل کی ہو۔ اور اُس کا اثر اس کے ہردہ (دل) پر ہو چکا ہو۔ تو وہ ہی شخص، ایسے پوشیدہ (ایکانت) مقامات پر کھوٹے کرم (بد افعال) سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ کیونکہ گیان کے سننے یا سیکھنے والوں کے بغیر اور کون جان سکتا ہے۔ کہ بڑے کرموں کا پھل ضرور ہو گن ہی پڑتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص راجا یا ماتا پتا سے چھپ کر زہر کھائے۔ تو وہ زہر اُسی کو دُکھی کرتا ہے۔ نہ کہ راجہ وغیرہ کو ۔ یتھا۔ دوہا۔

انکس بن بگڑے سبھی   کوسکھ- کوپتر - کو نار
انکس کر شبد ہرے سبھی   سوسکھ سوپتر سو نار

پس تین یوگ میں من کا جیتنا ورلبھ (مشکل) ہے

ضروری نوٹ

پوہ بدی ۱۳ کو آٹھویں تر تھنکر شری مہا بھگوان چندر پربھو جی کا وکشا کلیان ہوا ہے

پوہ بدی ۱۴

ویاکھیان امرت سر

پانچ اندریوں میں رس اندریہ کا جیتنا ورلبھ ہے

شری مہاستی پاربتی جی نے فرمایا - کہ پانچ اندریاں ہیں (۱) سرت اندریہ (کان)، چکھشو اندریہ (آنکھیں)، گھران اندریہ (ناک ناسکا) رس اندریہ (زبان)، سپرش اندریہ (سارا جسم)

آپنے فرمایا کہ ان پانچوں اندریوں میں رس اندریہ کا جیتنا ورلبھ ہے - اس رسنا کے کارن کئی شخص اپنے دھرم نیم کو توڑ دیتے ہیں اور اسی رسنا کے لئے کئی لوگ دال روٹی پر صبر نہ کرتے ہوئے نانا پرکار (طرح طرح) کی جعلسازی - ٹھگی - چوری - جھوٹ اور کپٹ وغیرہ سے دھن اکٹھا کرتے ہیں - کہ اچھے اچھے اور طرح طرح کے

پدارتھوں یعنے لذیذ کھانے کھائیں - اور پھر وہ رم سے وہ وہ اُن کش
پدارتھوں کو بھی بھکش کرنے لگ جاتے ہیں - اِس وسنا کے
کارن کئی سنجم ہستی سے بھی گر جاتے ہیں - جیسا کہ اس حکایت
سے ظاہر ہے -

حکایت - راج گر یہہ نگر کے باہر بن میں ایک سادھو رہتا
تھا - جس نے اپنی اندریاں بس کرنے کے لئے اندریوں کے سب
وشے تیاگ رکھے تھے - من کو اس درجہ تک سادھ لیا تھا کہ بھوکھ
لگنے پر بن کے خشک و سوکھے، پتوں پر ہی اپنی خواہشوں (ترشنا)
کو محدود کر رکھا تھا - اتفاقاً وہاں ایک روز ایک راجا آنکلا - جس
نے سادھو کو دیکھ کر پرنام کیا - اور باادب دست بستہ کھڑا رہا - مگر
سادھو نے کچھ پرواہ نہیں کی - کیونکہ وہ سادھو تو بھی تھا اسے
راجا سے مطلب ہی کیا تھا - جو پرواہ کرتا -

جب راجا نے دیکھا کہ اُس نے تو میری طرف نگاہ تک
نہیں کی - تو لاچار اپنے گھر واپس چلا گیا - مگر دل میں سوچتا تھا -
کہ دیکھوں یہ سادھو فقیری کی کس قدر حد تک منزل کو طے کر چکا ہے
اس کا امتحان لینا چاہیئے - کہ یہ پوری منزل کو پہنچ چکا ہے یا
کچھ کسر ہے - اس لئے اُس نے ایک چالاک اور تجربہ کار بیسوا کو
بلایا - جس کا نام کام لتا تھا - راجا نے بیسوا کو اُس سادھو کا پتہ
بتلا کر حکم دیا - کہ کسی نہ کسی طریق سے اِس سادھو کو بس کر کے میرے
پاس لاؤ - بیسوا نے کہا - بہت اچھا - بیسوا نے اعلیٰ خاندان

کی عورتوں کا سا لباس پہنا - ایک اور عورت کو وا سی بنا کر ساتھ
لیا - ایک سونے کے تھال میں کچھ اشیاء خوردنی (کھانے کے
پدارتھ) اور چند اشرفیاں رکھیں - اور اُسی بن میں سادھو کے
چرنوں میں حاضر ہو کر بعد پرنام بیٹھ گئیں - اور بھینٹ پیش
کر کے بنتی کی - کہ آپ بھینٹ منظور کریں - بڑی کرپا ہو گی -
ایک بنتی اور بھی سنیں - میں ایک اچھے گھرانے کی استری ہوں
میرے ہاں آپ کی کرپا سے دھن - دولت - اور سب سامان
ضروریات موجود ہیں - مگر ایک کسر ہے - کہ پتر نہیں ہے - آپ
کی بڑائی سُن کر سیوا میں حاضر ہوئی ہوں - آپ کی کرپا سے میری
آسا پوری ہو جائے گی - سادھو بولا - ہمیں کسی پدارتھ کی ضرورت
نہیں ہے - اور نہ ہی ہم کسی کو کچھ بر یا سراپ دیا کرتے ہیں لاچار
وہ بیسوا اپنے گھر واپس چلی گئی -
چند روز ٹھہر کر وہ ہی بیسوا پھر اُسی سادھو کے پاس پہونچی - کچھ مٹھائی
سامنے رکھ کر بولی - مہاراج میں نے بھاگوت کی کتھا بٹھلائی تھی -
جو آج پوری ہوئی ہے - اس کا پرشاد لے کر آئی ہوں - بڑی
ہی کرپا ہو گی - اگر اس میں سے تھوڑا سا آپ بھی قبول کریں -
سادھو بولا - ہم مٹھائی نہیں لینگے - ہمارا بھوجن تو سوکھے پتے ہیں
بیسوا نے بہتیری منت کی - مگر سادھو نے مٹھائی کا لینا منظور نہ
کیا - لاچار نا کامیاب ہو کر واپس چلی گئی - کئی روز کے بعد وہ
بیسوا پھر آئی - ہمراہ ایک تھال کھیر کا لائی بعد پرنام سادھو کے

کہنے لگی۔ اے دین دیال کرپا سندھو۔ ایک عرض کرنا چاہتی
ہوں۔ اگر ارشاد ہو تو ظاہر کرتی ہوں۔ سادھو نے اس کو
پہچان کر دل میں سوچا۔ یہ بڑی بھگتا پریم والی معلوم ہوتی ہے
اس کی عرض سننے میں کیا نقصان ہے۔ سادھو بولے کہو کیا
چاہتی ہے۔ بیسوا بولی میں کچھ نہیں چاہتی۔ آپ کا دیا سب کچھ ہی
ہے۔ اتنی عرض ضرور ہے۔ کہ میں برہم بھوج کیا ہے اس کی کھیر
لائی ہوں۔ اگر آپ جیسے اوتم رشی اسکو قبول نہ کرینگے۔ تو مجھے
برہم بھوج سے کیا لابھ ہوگا۔ اگر آپ اس میں سے ایک انگل
بھی چاٹ لیں۔ تو میرا برہم بھوج سارا ہی سپھل ہو جائے گا سادھو
نے وچارا کہ یہ استری بار بار بینتی کرتی ہے۔ اس کی بینتی منظور
کر کے تھوڑی سی کھیر کھا ہی لیتے ہیں۔ پہلی ایک انگل چاٹ لی جب
اس کا ذائقہ بہت اچھا لگا۔ تو دو چار چمچے اور لے لئے۔ بیسوا دل
میں از حد خوش ہوئی۔ کہ جس کام کا ارادہ تھا۔ آج وہ کامیابی سے
پورا ہوا۔ پس گھر جا کر اپنی داسی کو سمجھا دیا۔ کہ دوسرے تیسرے روز
وہیں طرح طرح کے میوے اور کھانے لے جایا کر۔ پس سادھو کبھی کوئی
میوہ کھا لیتا۔ کبھی کچھ مٹھائی بھی کھا لیتا۔ کبھی نمکین بھوجن کو بھی
چکھ لیتا۔ جب بیسوا نے دیکھا۔ کہ اب وہ میرا مرید ہو چکا۔ تو ایک
روز خود بہت سے پدارتھ لے کر گئی۔ سادھو نے دور سے آتی
ہوئی کو دیکھ کر کہا۔ اب تو تم نے بہت دن کے بعد درشن کیا ہے
بیسوا مسکرا کر بولی۔ مجھے کچھ کام رہتا ہے۔ اور کہا آپ بھوجن کریں

پھر جیوا بولی کہ آپ کی بڑی کرپا ہوگی۔ اگر آپ بھوجن کیوقت میرے غریب خانہ میں خود ہی درشن دیا کریں۔ پس ساد ہو کو زبان کا رس تو پڑ ہی چکا تھا۔ اِس لئے بولا۔ میں تمہارا گھر نہیں جانتا ہوں جیوا بولی بندی خود حاضر ہے۔ ابھی ہمراہ چل کر میرے گھر کو پوتر کیجئے سادہو ہمراہ ہولیا۔ جیوا کے گھر کی سجاوٹ اُس کے لئے گویا سورگ دبہشت تھا جیوا نے اُسے پلنگ پر بٹھلا دیا۔ اور بڑی بھگتی سے لذیذ کھانے کھلائے۔ بعدازاں سادہو جی ہر روز کہانے کے وقت خود ہی آجایا کرتے تھے۔ پھر واپس بن میں چلے جاتے۔ تھے
ایک روز جیوا دیدہ و دانستہ گھر گئی تھی۔ داسی نے سادہو کو بٹھا رکھا۔ جب جیوا آئی تو کہنے لگی۔ آج یہاں ہی آرام کیجئے۔ اب وقت جانے کا نہیں رہا۔ پس سادہو وہاں ہی ٹھہر گیا۔ اب تو جیوا کے بس ہو ہی چکے۔ تب جیوا بولی۔ مہاراج یہ سب گھر بار۔ دھن دولت راجا صاحب کی بدولت ہے۔ آپ میرے ساتھ چل کر ایکدفعہ اُسے ضرور ملیں تاکہ آپکی دربار میں بھی عزت ہو۔ سادہو تو جیوا کا مُرید ہو ہی چکا تھا۔ فوراً ہمراہ ہولیا۔ راجا سنگھاسن پر بیٹھا ہوا تھا۔ جیوا اور سادہو دونوں سامنے جاکر کھڑے ہوگئے۔ راجا نے تھوڑی دیر بعد سادہو کی طرف دیکھ کر کہا۔ کیا آپ وہی سادہو ہیں۔ جس کے درشن میں نے بن میں کئے تھے۔ جبکہ آپنے میری جانب نگاہ تک بھی نہیں کی تھی یہ ہماری اس جیوا کا ہی پرتاپ ہے۔ کہ آپنے میرے مکان پر آکر خود درشن دیئے ہیں۔ پس سادہو بڑا ہی شرمندہ ہوا۔ اور اپنی

بھول کا پشچاتاپ کرنے لگا۔ ساد ہو نے سمجھ لیا۔ کہ یہ سب کچھ راجا ہی نے میوات کروایا ہے۔ واقعی انہوں نے میرے امتحان کے لئے چھل کیا ہے۔ افسوس کہ میں امتحان میں گر گیا۔ اگر میں رس اندری کے بس نہ پڑتا۔ تو اپنے یوگ کو کبھی نہ ہارتا۔ اور نہ ہی اس وقت اس قدر شرم کھانی پڑتی۔ پس وہ ساد ہو پھر اسوار ہو گیا۔ یعنے اپنے دھرم میں پختہ ہو کر بن کو چلا گیا۔

پس اس لئے پانچ اندریوں میں رس اندری کا جیتنا بڑا دُرلبھ ہے

ضروری نوٹ

پوہ بدی چودش کو دسویں تیرتھنکر شری مدبھگوان ستیل ناتھ جی مہاراج کا گیان کلیان ہوا ہے۔ پوہ بدی ۱۵

وکھیان امر

پانچ یموں میں برہم چریہ

کا پالن کرنا دُرلبھ ہے

پھر سری مہاستی پاربتی جی مہاراج نے برہم چریہ کے وشہ پر ایک بڑا ہی چِتّاثیر لیکچر فرمایا۔ آپ نے بتلایا کہ یہ جو پانچ مہا برت (یم) ہیں یعنے (۱) آہنسا (رحم) (۲) ستیہ (راستی) (۳) دت (بلا حصول اجازت مالکان کے کسی چیز کا گرہن نہ کرنا) (۴)

برہم چریہ (ستی رہنا) (۵) اپرگرہ یعنے نرممت (دھن دولت کی ممتا نہ کرنا) اِن پانچوں میں سے چوتھے مہابرت (برہم چریہ) کا پالن کرنا درلبھ ہے۔

آپنے فرمایا کہ ۔ پہلا یم دیا کرونا بھاؤ (رحم دلی) سے پل سکتا ہے ۔ دوسرا یم ستیہ (سچ) دویک سے بولا جاتا ہے تیسرا یم دت (دیا ہوا پدارتھ لینا) سنتوش (قناعت ۔ صبر) سے پل سکتا ہے پانچواں یم) نرممت بھاؤ سے پل سکتا ہے مگر چوتھا یم (برہم چریہ) بغیر گیان اور ویراگ کے اور بغیر پانچ اندریوں اور چھٹا من بس کئے کے پل ہی نہیں سکتا۔ جیسے مچھلی پانی کے اور ریل گاڑی سڑک کے بغیر نہیں چل سکتی۔ پھر آپنے بتلایا۔ کہ لوگ ایک پرکار کے کو کرم اس کام دیو کے بس (قابو) ہو کر کرتے ہیں۔ اور کشٹ بھی نانا پرکار کے سہتے ہیں۔ کئی راجاؤں نے اس کے بس ہو کر راون کی طرح راج کا ناش کر دیا۔ اور سر تک کٹا دیا۔ بہت لوگوں نے اِس کے غلام بنکر اپنی اوتم ذات ۔ کل ۔ بنس کو کلنکت کر دیا۔ اسی کام دیو نے لاکھوں اشخاص کو ورن دہرم اور آشرم دہرم سے پتت کر دیا (یعنے گرا دیا) یہ کام دیو ایک ایسا چنڈال ہے۔ کہ جس نے انسان پر تو کیا۔ بلکہ بیچارے بے زبان پشو پنکھیوں تک کو بھی تکالیف میں ڈالا ہوا ہے۔ وہ بھی اس کے قیدی ہو کر ایک دوسر لیے لڑ لڑ مرتے ہیں اِن پر ہی قناعت نہ کر کے اس کام دیو نے یوگیوں ۔ مہاتماؤں

اور رشیوں کے یوگ برتی پر بھی ہاتھ ڈالنے سے رحم نہیں کیا۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس کام دیو کے بیگ اتی سادھناؤں کے کرتے ہوئے بھی رکنے مشکل ہیں۔

پھر شری مہاتی پاربتی جی مہاراج نے کام دیو کی پربلتا دکھانے کے لئے ایک درشٹانت بھی دیا۔ جس کا آغاز پوہ شدی ایکم میں ہے

پوہ شدی ایکم

برہم چریہ کے وسمیں درشٹانت

ایک مہاتما برہم چاری سادھو نے برہم چریہ یم میں کامیابی کا ایک سارٹیفکیٹ (سند) حاصل کرنے کی غرض سے آبادی میں رہنا چھوڑ دیا۔ اور بسنت پور نگر کے باہر دور جا کر ایک بَن کی گپھا میں جا دھیان لگایا۔ جو ایسا ایکانت استھان تھا۔ کہ جہاں استریوں (عورتوں) کا مطلق گذر نہ تھا۔ یہاں تک کہ پشو وانی کی استری بھی درشٹی میں نہیں پڑ سکتی تھی۔ اس استھان پر وہ برہم چاری اس چوتھے یم کا سادھن تیھا رتی کرتا رہا۔ جب اُسے بھوک لگتی تھی۔ تو وہاں ویرا ہی کیا تھا۔ کہ جسے کھاتا۔ بس اتینت بھوک لگنے پر وہ بَن کے سوکھے پتے ہی کھا لیتا۔ اسی طرح اس مہاتما پُرش نے چوبیس سال ریاضت میں گذار دیئے۔ آپ جانتے ہیں کہ شریر (جسم) کی پرورش غذا پر ہی منحصر ہوتی ہے۔ کافی غذا نہ ملنے سے اس مہاتما کا شریر اتی کرس

(بہت دُبلا) ہوگیا۔ خون خشک ہوگیا۔ نسیں نظر آنے لگیں
ہڈیاں اوٹھنے بیٹھنے سے کھڑکھڑانے لگیں۔ جس سے اُس
تپسوی کو پورا اطمینان ہوگیا۔ کہ اب میرا تن میرے بس
ہو چکا ہے۔ اس لئے پوری کامیابی چوتھے یم میں حاصل کر
چکا ہوں۔ تب اُس نے ایسا وچار کیا۔ کہ اب مجھے آبادی
کے نزدیک رہنے میں اندیشہ ہی کیا ہے۔ پس وہ
اس ویرانہ سے چلدیا۔ اور آبادی میں رہنے کی منشا سے
ایک آباد باغ کی ایک جھونپڑی میں جو بسنت پور کے نزدیک
تھی آڈیرا جمایا۔ اس جھونپڑی میں لوگ اگنی کی دھونی لگا
رکھتے تھے۔ اور ساوَچ کرم سے فراغت پاکر وہاں سے آگ لے
کر تمباکو پان کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے اس جھونپڑی میں
ایک مہاتما برہم چاری سادھو کو براجمان ہوئے دیکھا۔ تو سب نے
اُس کو پرنام کیا۔ اور کہا کہ ہمارے دھن بھاگ ہیں۔ کہ ہم کو ایسے
شریشٹ آچاری مہاتما کے درشن نصیب ہوئے ہیں۔ پس سب
اس مہاتما کی پرسنشا کرنے لگے۔ اور جو آتا اُس کی نرلوبھتا اور
ویراگ کو دیکھ دیکھ کر حیران ہوتا۔ رفتہ رفتہ تمام شہر میں برہمچاری
کے گنوں کی خبر پھیل گئی۔ تب تو نر ناریوں کے برند کے برند
(جھنڈ کے جھنڈ) آنے لگے۔ یہاں تک کہ اس کی تعریف ہر بشر کے
وِردِ زبان ہونے پر راجا کے کانوں تک بھی پہونچ گئی۔ اور
راجا خود درشن کو حاضر ہوا۔ اور اُس کے لاغر جسم کو ہی دیکھ کر

سمجھ گیا - کہ یہ مہاتما واقعی پورا برہم چاری ہے - پس راجا نہایت خوش ہو کر بعد پرنام کے واپس چلا گیا - اور جب رات کو محلوں میں داخل ہوا - تو اس مہاتما کی تعریف رانی سے بھی کی - تب مہارانی صاحبہ بولیں - ہمیں کیا سناتے ہیں - ہم تو آپ کے عمر قیدی ہیں - ہمیں کیا خبر کہ کہیں کیا ہو رہا ہے - قیدی تو قید کی میعاد پوری کر کے چھٹ جاتے ہیں - مگر ہم بلا قصور ہی ایک ایسی قید میں بند ہیں - کہ جس کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہے - تب راجا صاحب نے کہا - مہارانی صاحبہ - آپ بلاشک جائیں - میری اجازت ہی بلکہ ابھی جائیں - کیونکہ رات کا موقع ہی آپ کے لئے بہتر ہے - بخوشی جائیے - اور درشنوں کا لابھ اٹھائیے - دن کا وقت آپ کے لئے اچھا نہیں ہے - کیونکہ دن کو وہاں ہر وقت میلہ لگا رہتا ہے -

مہارانی صاحبہ راجا صاحب کی اس گفتگو سے نہایت خوش ہوئیں اور بولیں - بہت اچھا - ابھی جا کر اس کے درشن کر آتی ہوں -

ناظرین

مہارانی صاحبہ خود برہم چاری کے درشنوں کو طیار ہوئی ہیں درشن کرنے پر دیکھئے گا - کہ اس کا ساد ہو پر کیا اثر پڑتا ہے